۶۸۶

حیاتِ اعلیحضرت

۳۸ ۱۹ ء

مَظہرُ المَنَاقِب

جلد اوّل

از

ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی

باہتمام

مفتی محمد ظفر علی مہتمم دار العلوم امجدیہ

و
مکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ

آرام باغ کراچی

خاں ابن محمد سعادت یار خاں بہادر بریلی ملک روہیلکھنڈ کے بزرگترین علمائے کرام اور قوم افغان بڑھیچ سے تھے ان کے آباد اجداد سلاطین دہلی کے دربار میں بڑے بڑے عالی مرتبہ منصب ششش ہزاری پر فائز تھے مولانا رضا علی خانصاحب ۱۲۲۴ھ میں پیدا ہوئے اور شہر ٹونک میں مولوی خلیل الرحمن صاحب مرحوم مغفور سے علوم درسیہ حاصل کر کے ۲۳ سال کی عمر میں ۱۲۴۷ھ کو سند فراغ حاصل کرکے مشارٌ الیہ اماثل و اقران و مشہور اطراف و زمان ہوئے خصوصاً علم فقر و تصوف میں کامل مہارت حاصل فرمائی۔ بہت پرتاثیر تقریر فرماتے آپ کے اوصاف شمار سے باہر ہیں خصوصاً نسبت کلام سبقت سلام زہد و قناعت علم و تواضع تجرید و تفرید آپ کی خصوصیات سے تھا ۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۶ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی بڑھیچ بائے موحدہ عربیہ و رائے ثقیلہ ہندیہ دونوں مفتوح اور یائے تحتانیہ ساکن اور جیم فارسی موقوف سے ایک گروہ افغان کا ہے۔ اُن کو روہیلہ بھی کہتے ہیں انتہی

حضرت کی کرامات

حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات و کرامات میں بیان فرماتے تھے کہ

پہلا واقعہ۔ حضرت کا گذر ایک روز کوچہ سیتارام کی طرف سے ہوا ہنود کے تیوار ہولی کا زمانہ تھا ایک ہندنی بازاری طوائف نے اپنے بالاخانہ سے حضرت پر رنگ چھوڑ دیا یہ کیفیت شارع عام پر ایک جوشیلے مسلمان نے دیکھتے ہی بالاخانہ پر جاکر تشدد کرنا چاہا مگر حضور نے اُسے روکا اور فرمایا بھائی کیوں اُس پر تشدد کرتے ہو اُس نے مجھ پر رنگ ڈالا ہے۔ خدا اُسے رنگ دے گا یہ فرمانا تھا کہ وہ طوائف بیتابانہ قدموں پر آکر گر پڑی اور معافی مانگی اور اُسی وقت مشرف باسلام ہوئی حضرت نے دمیں اُس نوجوان کے ساتھ اس کا عقد کر دیا۔

دوسرا واقعہ:۔ دوسرا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ حضرت کے اعزہ میں ایک صاحب مسمی بہ وارث علی خاں محلہ سوداگران میں رہتے تھے ایک مرتبہ حاضر خدمت ہو کر کچھ رقم بطور قرض حاصل کی اُن کے شباب کا زمانہ تھا اور مزاج آزاد واقع ہوا تھا اسی لئے حضور نے فرما دیا تھا اس رقم کو بیجا صرف نہ کیا جائے اقرار کیا اور چلے گئے اُسی روز اسی روپیہ کو لے کر ایک طوائف کے یہاں گئے جب زینہ پر پہنچے دیکھتے ہیں کہ حضرت

واپس ہوئے تیسری جگہ گئے یہی ماجرہ دیکھا بالآخر واپس ہوئے اور حاضر خدمت اقدس ہو کر صدق دل سے توبہ کی

تیسرا واقعہ: تیسرا واقعہ بیان فرماتے تھے ایک برہمن ایک مسلمان لڑکے پہ فریفتہ ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ لڑکا بھاگتا ہوا آیا اور حضرت کی پناہ لی اس برہمن نے تلوار سے حملہ کیا جس سے کچھ خراش حضرت کے بھی آ گئی اس زمانہ میں دو پہلوان متصل مکان حکیم عبدالصمد صاحب رہتے تھے ان دونوں اور ایک راہ گیر مسلمان نے مل کر اس برہمن کو خوب زد و کوب کی آپ نے فرمایا کیوں مارتے ہو اللہ اسے سزا دے گا۔ چنانچہ دیکھا گیا کہ سڑکوں کی نالیوں کا پانی مونہہ لگا کر پیتا تھا جب تک زندہ رہا یوں ہی خراب خستہ مارا مارا پھرا کیا۔

چوتھا واقعہ: فقیر قادری جامع حالات رضوی غفر لہ کہتا ہے فتنہ ۱۸۵۷ء کے بعد جب انگریزوں کا تسلط ہوا اور انہوں نے شدید مظالم کئے۔ تو لوگ ڈر کے مارے پریشان پھرتے تھے بڑے لوگ اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر گاؤں وغیرہ چلے گئے لیکن حضرت مولانا رضا علی خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ محلہ ذخیرہ اپنے مکان میں برابر تشریف رکھتے رہے اور پنج وقتہ نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے ایک دن حضرت مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ اُدھر سے گوروں کا گزر ہوا خیال ہوا کہ شاید مسجد میں کوئی شخص ہو تو اس کو پکڑ کر پیٹیں مسجد میں گھسے اِدھر اُدھر گھوم آئے بولے کہ مسجد میں کوئی نہیں ہے حالانکہ حضرت مسجد ہی میں تشریف فرما تھے، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا کر دیا کہ حضرت کو دیکھنے سے معذور رہے یہ کرامت حضرت کی اس معجزہ صادقہ نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق ہے کہ شب ہجرت کفار کے مجمع میں سے وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشینھم فھم لا یبصرون ۝ اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا (ترجمہ رضویہ پارہ ۲۲ سورہ یٰس رکوع ۱) حضور باہر تشریف لے آئے اور وہ لوگ کھڑے کھڑے دیکھا کئے مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو نظر نہ آئے۔

علامہ محمد حسن صاحب علمی جن کا خطبہ ہندوستان میں ہر جگہ پھیلا ہوا ہے شہر تو شہر دیہات تک مساجد میں وہی خطبہ پڑھا جاتا ہے وہ حضرت ہی کے شاگرد و مرید تھے۔ اور یہ خطبہ ان کی